B.A. Part I
Sub. - Urdu (Hons)
Sec - Prose (نثر)
Paper II

## پطرس کے مضمون "کتے" کا تنقیدی جائزہ

## Petras ke Mazmoon "Kutte" ka Tanquidi Jayeza

پطرس بخاری طنز و ظرافت کے میدان میں اپنا نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ طنز و ظرافت میں ان کے اس مقام و مرتبہ کا اندازہ اسی سے لگایا جا سکتا ہے کہ انہوں نے محض گیارہ مضامین لکھ کر وہ رتبہ حاصل کیا جو دوسرے مصنفین کے حصے میں نہیں آ سکا۔ ان کی کتاب "مضامین پطرس" میں صرف گیارہ مضامین ہیں۔ ان میں ایک مشہور مضمون "کتے" ہے۔ مضمون کی عمومیت سے قاری کے دل میں یہ بات یقیناً پیدا ہو سکتی ہے کہ "کتے" جیسے جانور پر کیسا اور کیونکر مضمون حیطۂ تحریر میں آئے گا۔ لیکن پطرس کے فن پر قلم اٹھانے والے تقریباً تمام ہی ناقدین نے ان کے اس مضمون کا تذکرہ کیا ہے۔ اور اس کی تعریف کی ہے۔ شمس الرحمٰن فاروقی نے "مضامین پطرس" کا مقدمہ تحریر کرتے ہوئے اس مضمون کے درج ذیل اقتباس کو پیش کیا ہے اور اپنا تاثر دیا ہے۔ پہلا اقتباس ملاحظہ فرمائیں:

"کتا وفادار جانور ہے۔ اب جناب وفاداری اگر اسی کا نام ہے کہ شام کے سات بجے جو بھونکنا شروع کیا تو لگاتار بغیر دم لیے صبح کے چھ بجے تک بھونکتے چلے گئے، تو ہم لنڈورے ہی بھلے۔ کل ہی بات ہے کہ رات کے گیارہ بجے ایک کتے کی طبیعت جو ذرا گدگدائی تو انہوں نے باہر سڑک پر آکر "طرح" کا ایک مصرعہ دے دیا۔ ایک آدھ منٹ کے بعد سامنے کے بنگلے سے ایک کتے نے مطلع عرض کر دیا۔ اب جناب ایک کہنہ مشق استاد کو جو غصہ آیا، ایک حلوائی کے چولھے سے باہر لپکے، اور پوری غزل مقطع تک کہہ گئے۔ اس پر شمال مشرق کی طرف سے ایک قدر شناس کتے نے زوروں کی داد دی۔ اب تو حضرت وہ مشاعرہ گرم ہوا کہ کچھ نہ پوچھیے۔ کمبخت بعض تو دو غزلے سہ غزلے لکھ لائے تھے۔ کئی ایک نے فی البدیہہ قصیدے کے قصیدے پڑھ ڈالے۔"

شمس الرحمٰن فاروقی نے اپنا خیال یوں ظاہر کیا ہے "اس میں کوئی شک نہیں کہ پطرس کی یہ تحریر لاجواب ہے۔ محلے کے کتوں کے ایک ساتھ بھونکنے سے شور اٹھتا ہے اس سے ہم سب واقف ہیں۔ خاص کر اگر کوئی اجنبی شخص سامنے آ جائے تو کتے آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں۔ شاعروں پر طنز کے ساتھ کتوں کے بھونکنے سے لطف اندوز بھی ہوتے کا بیان اس چھوٹی سی عبارت میں اس قدر عمدہ ہے کہ گویا بولتی ہوئی تصویر سی کھینچ گئی ہے۔ اور خاص بات یہ کہ کتوں سے بہتر اور کا کہیں تذکرہ نہیں۔" (مقدمہ۔ مضامین پطرس ص ۱۲-۱۱)

اب دوسرا اقتباس دیکھیے:

"چونکہ ہم طبعاً ذرا محتاط ہیں اس لیے آج تک کتے کے کاٹنے کا کبھی اتفاق نہیں ہوا۔ یعنی کسی کتے نے ہم کو نہیں کاٹا۔ اگر ایسا سانحہ کبھی پیش آیا ہوتا تو اس سرگزشت کے بجائے

آج ہمارا مرتبہ عجیب رہا ہوتا۔ کاریگی مصرع دعائیہ ہوتا ہے

کہ اس کتے کی مٹی سے بھی کتا کھانسی پیدا ہو۔

لیکن ؂

کہوں کس سے میں کہ کیا ہے سگِ رہ بڑی بلا ہے

مجھے کیا بُرا تھا مرنا اگر ایک بار ہوتا

اس عبارت کے متعلق فی الحال یہ کہہ کر بس کرتا ہوں کہ کتا کھانسی والا مصرع حضرت داغ کے ایک مصرعے کی مٹی خراب کر کے حاصل ہوا ہے اور شعر تو خیر مشہور ہی ہے کہ غالب کا ہے۔ (مقدمہ، مضامین پطرس، ص ۱۲)

پطرس کے اس مضمون کو پڑھنے کے بعد بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ پطرس کی نفسیات پر بڑی مضبوط گرفت تھی۔ پطرس نے ایک لفظ مشاعرہ اور اس کے لوازمات غزل، مقطع اور قصیدے، دوغزلے، سہ غزلے استعمال کر مشاعرے سے تعلق رکھنے والوں کا پوری نفسیات ملاحظہ کی۔ اس عام موضوع پر انہوں نے قلم اٹھا کر اپنے فن کی بلندی کا ثبوت بڑا خوب صورت پیش کیا ہے۔

دیہات میں کتے کی کیا کیفیت ہوتی ہے؟ اور کتے کو رات میں بھونکنے کے لئے لوگوں کو واقعی بڑی سے اور چوہدری کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ جبکہ شہر میں سائیکل سوار کو کتنی ہی جانے اور کار یا موٹر کو اچانک بریک لگتے ہوئے دیکھا جا رہا ہے۔ اثنا ہی نہیں اعلیٰ نسل کے انگریزی پالتو کتوں کے حالات و کوائف بھی بیان کئے ہیں۔ اور ان مضمون کے فطری موازنہ کے ذریعہ پطرس سماج میں پائے جانے والے مختلف طبقات پر طنز کرتا چلا جاتا ہے۔

پطرس بخاری نے اس مضمون کا اختتام بڑے ہی دلچسپ انداز میں کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ "انگریزی میں ایک مثل ہے کہ بھونکتے ہوئے کتے کاٹا نہیں کرتے۔ یہ بجا سہی لیکن کون جانتا ہے کہ ایک بھونکتا ہوا کتا کب بھونکنا بند کر دے اور کاٹنا شروع کر دے۔"

(پطرس کے مضامین ص 73)

اس عبارت کو پڑھتے ہوئے یہ بات بے جھجک کہی جا سکتی ہے کہ پطرس نے کتے جیسا عام موضوع پر لکھ کر موضوع کا حق ادا کر دیا ہے۔ اس لئے یہ بات بھی کہہ سکتے ہیں کہ پطرس کا کتا بالکل ہی اچھوتا اور لاجواب ہے جس کی مثال اردو ادب میں نہیں ملتی۔ وغیرہ